سوال

(305)عاق نامہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پیراں غائب سے حافظ عبدالرحمن سوال کرتے ہیں۔ کہ اخبارات میں جو عاق نامہ دیا جاتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا والد کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے نافرمان بیٹے کو وراثت سے محروم کرسکے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کو تقسیم کرنے کا طریقہ کار خود اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے۔ اس میں کسی کو ترمیم واضافہ کا حق نہیں ہے۔ جو حضرات قانون وراثت کو پامال کرتے ہوئے آئے دن اخبارات میں اپنی اولاد میں کسی کے متعلق "عاق نامہ" کے اشتہارات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے خوفناک عذاب کی دھمکی دی ہے ہمارے معاشرے میں کہیں تو عورتوں کو وراثت سے مستقل طور پر محروم کردیا جاتا ہے۔ اور کہیں دوسرے بچوں کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف بڑے لڑکے کو ہی وراثت کا حقدار ٹھرایا جاتا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ ضابطہ میراث کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کہ مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے۔ جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے۔ جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ وہ مال تھوڑا یا بہت ہو اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔"(4/النساء:7)

اس آیت کے پیش نظر کسی وارث کو بلاوجہ شرعی وراثت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ماہرین وراثت نے ان وجوہات کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ وراثت سے محرومی کا باعث ہیں۔ عام طور پر اس کی دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم میں وہ موانع شامل ہیں۔ جو فی نفسہ وراثت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔ ان میں غلامی قتل ناحق اور اختلاف ملت یعنی کفر وارتداد وغیرہ ہیں۔ دوسری قسم میں وہ موانع ہیں جو فی نفسہ تو روکاوٹ کا باعث نہیں البتہ بالتبع محرومی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان میں وارث اور مورث کا اشتباہ برسر فہرست ہے جیسے ایک ساتھ غرق ہونے والے آگ میں جل کر اس دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں اگر ان کے درمیان وراثت کا رشتہ قائم ہو تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ بشرطیکہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں پہلے اور بعد کون فوت ہوا ہے۔ احادیث میں بھی اس کی وضاحت ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "جو کسی کی وراثت کو ختم کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم کردیں گے۔"(شعب الایمان للبیہقی: ص14/115)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے وارث کو حصہ دینے سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حصہ جنت سے ختم کردیں گے۔"(ابن ماجہ: کتاب الوصایا)

اگرچہ موخرالذکر روایت میں ایک راوی زید العمی ضعیف ہے۔تاہم اس قسم کی روایت بطورتائید پیش کی جاسکتی ہے۔ مختصریہ ہے کہ اگربیٹانافرمان ہے۔ تووہ اپنی سزااللہ کے ہاں پائے گا۔ لیکن والد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے جائیداد سے محروم کردے۔ بعض لوگ محض ڈرانے کےلئے ایسا کرتے ہیں لیکن ایسا کرنا بھی کئی ایک قباحتوں کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے۔لہذارائج الوقت ''عاق نامہ''کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:71